www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات (۶)

سلسلہ تذکیر وتنبیہ (۲)
پیام بیداری

بدعات سے گریز کیجئے

ترجمہ

التحذیر من البدع

مؤلف

علامۂ زمان، مفتی عام سعودی عرب
شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ

محمد العمری ابوعبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

التحذير من البدع

کا اردو ترجمہ

بدعات سے گریز کیجئے

حکم اسلام در......

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جشن شب معراج

جشن شب برات

خادم مسجد نبوی شیخ احمد کے خواب کی تکذیب و تردید

مؤلف

علامۂ زمان، مفتی عام سعودی عرب

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ

محمد العمری ابوعبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتاب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	مقدمۂ مترجم	
۲	پہلا پیغام : جشن (عید) میلادالنبی ﷺ	۹
۳	دوسرا پیغام : جشنِ شبِ معراج کا اسلامی حکم	۲۱
۴	تیسرا پیغام : عید شبِ برات کا اسلامی حکم	۲۹
۵	چوتھا پیغام : خادم مسجد نبوی شیخ احمد کے خواب کی تکذیب وتردید	۴۴

THE SOCIETY FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES FOR IMAM IBN-E-HAJR

(Regd. No.1632 of 2003)

Post Box : 57, AT & Po: Banjara Hills,

Hyderabad - 500 034. India.

Mobile: 9849313744

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بدعات سے گریز کیجئے۔
مصنف کتاب	:	سماحۃ الامام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
عربی سے اردو ترجمہ	:	محمد العمری أبوعبداللہ
طبع باراول	:	دوہزار
تاریخ اشاعت وطباعت	:	جولائی ۲۰۰۷ء
قیمت کتاب	:	۲۵/روپے
طبع واشاعت	:	جمعیت مرکز امام ابن حجر حیدرآباد (الهند)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الرحمن الرحیم

مقدمۂ مترجم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعہ باحسان الی یوم الدین، وبعد:

عرض خدمت یہ ہے کہ مجھے "التحذیر من البدع" (بدعات سے گریز کیجئے) پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی جو علامۂ زمان، مفتی دیار سعودی عرب، ورئیس ادارۂ بحوث علمیہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللّٰہ بن باز رحمہ اللّٰہ کی شاہکار تصنیف ہے، اس کتاب میں حضرت والا نے مندرجہ ذیل چار موضوعات پر بحث کی ہے، اوران کا اسلامی حکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

۱۔ جشن یا (عید) میلاد النبی ﷺ

۲۔ جشن شب معراج

۳۔ جشنِ شب برات (ماہ شعبان کی پندرہویں رات)

۴۔ خادم مسجد نبوی شیخ احمد کے خواب کی تکذیب وتردید۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مسلمان یہ جاننے کا ولولہ اور تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے کہ آخر حق کیا ہے اور کیا ناحق ہے کیونکہ ایک بڑی دنیا ان بدعات کے بھنور میں پھنسی ہوئی ہے.

ان بدعات ورسومات میں ملوث لوگوں کو دیکھ کر ہم حیران وششدر رہ جاتے ہیں کہ حق سے غافل ہمارے نادان مسلمان بھائیوں کو آخر کیسے سمجھایا جائے؟ ایسے مریض انسانوں کے لئے یہ کتاب اکسیر اعظم کا کام دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوکہ یہ کتاب بہت چھوٹی ہے مگر مضامین کے لحاظ سے بے حد مفید ہے، اسی لئے میں نے چاہا کہ اسکو اردو زبان کا جامہ پہناؤں تا کہ ہمارے اردو جاننے والے بھائی ان حقائق سے واقفیت حاصل کریں جو یا تو در پردہ ہیں یا کچھ لوگوں نے اس حقیر دنیا کی تھوڑی سی منفعت کی خاطر ان کی سچائی اور سادہ لوح لوگوں کی عقلوں پر پردہ ڈال رکھا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب کرے اور اس کتاب کو ان مسائل کے بارے میں مشعل راہ بنانے کی نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں ہر اردو داں بھائی سے گذارش کروں گا کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں کیونکہ اس میں ہر بات حق کی کسوٹی پر پرکھی گئی ہے۔ دلائل قطعیہ اور ثبوت ویقین کی روشنی میں باطل کی نشاندہی کی گئی ہے، ایک علمی چاشنی، اور حق کی لذت اس میں قارئین کرام محسوس کریں گے کیونکہ ان معرکۃ الاراء مسائل کو نہایت عمدگی کیساتھ حل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق کو تسلیم کرنے اور باطل سے دور رہنے کی ہر مسلمان کو توفیق عطا کرے، حق کا اعتراف واقرار باطل کی رو میں بہ جانے سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

میرے بھائیو! آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہے بلکہ بڑی دشواریاں اس میں پنہاں ہیں، اس راہ سے گذرنے والوں ہی کو اسکا اندازہ ہوگا ۔

ذوق ایں بادہ نہ یابی تا نہ چشی

میں نے اللہ کے فضل اور اسکی توفیق سے پوری احتیاط برتی ہے کہ ایک زبان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری زبان میں باتوں کو منتقل کرتے ہوئے اصل میں کوئی تبدیلی نہ ہو، تاکہ مؤلفِ کتاب کی اصلی غرض مفقود نہ ہو جائے۔ ساتھ ساتھ حاشیوں کا بھی ترجمہ کیا ہے تاکہ قارئین کرام مکمل استفادہ کر سکیں۔

قارئین کرام! یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک خاص انداز بیان اور علمی اسلوب ہوا کرتا ہے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت کسی کلمے کا اضافہ درکار ہوا یا دو جملوں میں ربط کی خاطر کوئی چھوٹا سا ہم مضمون جملہ بڑھانا پڑا یا کسی حقیقت کو واضح کرنے کی خاطر مترادف کلمات کو ذکر کرنے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے ان زائد جملوں اور کلمات کو قوسین (BRACKETS) کے درمیان رکھا ہے تاکہ یہ پتہ چلے کہ یہ اضافات ہیں۔

اور ہاں اس کتاب میں کچھ ایسی علمی اصطلاحات جو فن حدیث وغیرہ سے متعلق ہیں مثال کے طور پر صحیح، ضعیف حدیث، ثقہ، عدل، ضابط، قرون مفضلہ وغیرہ مذکور ہیں جن سے ہر کوئی واقف نہیں کیونکہ کہا گیا ہے: "لكل فن رجال" "ہر فن کے لئے کچھ خاص لوگ ہوا کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ ان کی مختصر شرح بزبان اردو کر دوں، اس کتاب میں مذکور آیات قرآنیہ کے حوالے اور احادیث نبویہ کی تخریج کے ساتھ ساتھ جو بھی حاشیے یا تعلیقات ہیں وہ خاکسار اور بندۂ عاجز کی ہیں اور بعض حاشیوں کے آخر میں ترجمان یا مترجم کا لفظ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے فن ترجمہ کے ساتھ وفا کرتے ہوئے اور امانت علمی کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح ترجمہ اور پھر اصل کے مطابق کرنے کی پوری جدوجہد کی ہے اسکے باوجود اگر کوئی غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو میں بھی ایک انسان ہوں اور غلطی ہر انسان سے ممکن ہے، کمال تو اللہ کے اوصاف میں سے ہے۔

اگر کسی بھائی کو اس میں کوئی غلطی ملے یا اس خدمت میں چار چاند لگانے اور ذوق علمی کو دوبالا کرنے والی کوئی تجویز ان کے ذہن میں آئے تو از راہ کرم اطلاع دینے کی زحمت گوارا فرمائیں اور خالص شکریے کی ادائیگی کا شرف بخشیں۔

اب چلتے چلتے اس حقیقت سے بھی قارئین کو روشناس کراؤں کہ مسلمانوں کی دو ہی عیدیں ہیں، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمت اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ('' المحلی ''۸۱/۳ احکام صلاۃ عیدین) میں بڑی مفید گفتگو اس مناسبت سے کی ہے، جسکو میں یہاں قلمبند کر رہا ہوں ''مسئلہ نمبر ۵۴۳ کے ضمن میں ہے کہ مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں ایک تو شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے وہ عید الفطر کہلاتی ہے۔ اور دوسری عید الاضحیٰ ہے جو ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے، انکے علاوہ مسلمانوں کی کوئی اور عید نہیں ہے، البتہ روز جمعہ اور عید الاضحیٰ (بقر عید) کے بعد تین دن (۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ) تشریق کے ایام بھی خوشی اور عید کے ایام میں سے ہیں ان کے علاوہ نہ اللہ نے ان کیلئے کوئی عید بنائی اور نہ اسکے رسول نے، اس حقیقت میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے''۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے اور اتباع حق کی توفیق عطا فرمائے، اور فتنوں سے محفوظ رکھے، جنت الفردوس عطا فرمائے، اور میری اس علمی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صلہ میں اپنی رضا سے مجھے نوازے، آمین یارب العالمین۔

راقم الحروف

محمد العمری ابوعبداللہ

ریاض، سعودی عرب ، ۱۴۱۶/۷/۲۷ھ

نوٹ: اگرچہ یہ کتاب درج بالا زمان ومکان میں پایۂ تکمیل کو پہونچی مگر اس وقت اسکی اشاعت نہ ہو سکی ، اب اللہ کی توفیق سے یہ کتاب قارئین کے نذر کی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التحذير من البدع

کا اردو ترجمہ

علامہ شیخ عبد العزیز بن عبداللہ بن باز ۔ رحمہ اللہ ۔

کی مایہ ناز تصنیف کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

پہلا پیغام

جشن (عید) میلاد النبی

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه، وبعد:

میلاد نبوی ﷺ کے موقع پر عید یا جشن منانا، یا آپ ﷺ پر سلام پڑھنا وغیرہ جیسے کام عام طور پر لوگوں سے سرزد ہوتے رہتے ہیں، انکے بارے میں مجھ سے ہمیشہ پوچھا جاتا ہے کہ انکا اسلامی حکم کیا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ یا کسی اور شخصیت کا جشن یا عید میلاد (Birth Day) منانا ناجائز ہے، اسلئے کہ یہ بدعت ہے یعنی دین میں ایک نئی بات کی ایجاد ہے، یہ کام نہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی حیات طیبہ) میں کیا، اور نہ ہی (آپ ﷺ کے بعد) خلفاء راشدین یا کسی دوسرے صحابی نے ایسا کیا، اور نہ ہی ان کے بعد آنے والے تابعین یا اتباع تابعین نے کیا جن کا شمار قرون مفضلہ (۱) کے لوگوں میں ہوتا ہے، یہی وہ لوگ ہیں

---

(۱) قرون مفضلہ سے وہ تین زمانے مراد ہیں جن میں پائے جانے والے مسلمانوں کے افضل و برتر ہونے کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دی ہے اور حدیث کے الفاظ یوں ہیں: "خير القرون قرني، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، "اس سے مراد صحابہ کرام، تابعین، اور اتباع تابعین رضی اللہ عنہم ہیں (مترجم)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہم سب سے بہتر جانتے تھے، اور وہ ہم سب سے زیادہ آپ ﷺ کی ذات سے محبت کرتے تھے (اتنا ہی نہیں بلکہ) وہ لوگ بعد میں آنے والوں سے زیادہ بخوبی شریعت کی اتباع کیا کرتے تھے۔

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد"[۱] جس کسی نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی ایجاد کی جس کا تعلق (اصل) دین سے نہیں ہے تو اس کا یہ کام اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

آپ کا ہی ارشاد گرامی ہے: "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي"۔ میری سنت کی پیروی کرو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو اپناؤ۔ "وعضوا عليها بالنواجذ"۔ اسے مضبوطی سے تھامے رہو۔ "وإياكم ومحدثات الأمور" اور بدعات (دین میں نئی ایجاد) سے محفوظ رہو، فإن كل محدثة بدعة، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے وكل بدعة ضلالة [۲] اور ہر بدعت کا نتیجہ گمراہی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں دین میں نت نئی چیزیں ایجاد کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی ممانعت میں بانگ دہل کا کام کرتی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾[۳] رسول تمہیں جو بھی حکم دیں

(۱) بخاری، مسلم اور اسی طرح ابوداود اور ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

(۲) حضرت عرباض بن ساریہ کی اس روایت کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الشفاء" میں درج کیا ہے اور آخر میں "وكل ضلالة في النار" کا اضافہ کیا ہے۔ (۳) سورۂ حشر آیت: ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر جم جاؤ اور جس بات سے وہ تمہیں منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ۔

نیز اللہ نے فرمایا: ﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنه أو يصيبهم عذاب أليم﴾ (١) اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے اپنا بچاؤ کرلیں کہ کہیں وہ کسی آزمائش یا کسی دردناک عذاب کے شکار نہ بن جائیں۔

٣۔ اللہ تعالی کا ایک اور فرمان ہے: ﴿لقد كانَ لكم فى رَسُولِ اللّٰهِ أسوةٌ حسنةٌ، لِمَنْ كانَ يرجو اللّٰهَ واليومَ الآخرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْراً﴾ (٢) رسول اللہ ﷺ کی بابرکت شخصیت عمدہ نمونہ ہے تمہارے لئے یا ان کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور ہمیشہ یاد الٰہی میں محو رہتے ہیں، اور جو اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں۔

٤۔ اللہ کا ہی ایک اور فرمان ہے: ﴿والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم باحسان، رضى اللّٰه عنهم ورضوا عنه، وأعد لهم جنات تجرى تحتها الأنهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم﴾ (٣) نیکی کی طرف سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار اور بھلائی میں انکی اتباع کرنے والے تابعین، اللہ ان سے خوش ہوگیا اور وہ اللہ سے خوش ہوگئے، اور اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کررکھی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہاں وہ ہمیشہ

(١) سورہ نور آیت: ٦٣

(٢) سورہ احزاب آیت: ٢١

(٣) سورہ توبہ آیت: ١٠٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے: ﴿الیوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا﴾ (۱) میں نے آج تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا، اس کے علاوہ اس مضمون کی آیات بیشمار ہیں۔

عید میلاد النبی کی بدعت کو قبول کر لینا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ابھی تک اپنی امت کے لئے اس دین کو مکمل نہیں کیا ہے، اور جو پیغامات امت محمدی کو بذریعہ رسول پہنچے تھے اس کی ذمہ داری آپ نے بخوبی انجام نہیں دی، اور پھر آپ کے بعد لوگوں نے شریعت الٰہیہ میں اللہ کے حکم کے بغیر چندنئی چیزیں ایجاد کیں، ان لوگوں کا خیال ہے کہ یہ تمام رسومات انہیں اللہ کا قرب (نزدیکی) عطا کریں گی حالانکہ ان کے یہ کارنامے بڑے خطرناک ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایک طرح کا اعتراض ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے دین مکمل کر دیا اور ان پر اپنی ساری نعمتیں نچھاور کر دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بالکل واضح پیغام اپنی امت تک پہنچا دیا ہے اور وہ تمام راستے جو انسان کو جنت میں پہنچاتے ہوں یا دوزخ سے دور کرتے ہوں اپنی امت سے مخفی نہیں رکھا ہے.

چنانچہ ایک صحیح حدیث سے ثابت ہے، جس کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

---

(۱) سورہ مائدہ آیت:۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس طرح کی ہے:"ما بعث الله من نبي الا كان حقا عليه أن يدل أمته على خير ما يعلمه لهم وينذر هم شرا يعلمه لهم "[۱] اللہ نے جب بھی کسی نبی کو بھیجا تو اس کی ذمہ داری تھی کہ امت کے حق میں جو بھلی چیز یا بری چیز ہو اس سے انہیں آگاہ کر دیں۔

اس حقیقت سے سب بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ تمام نبیوں میں افضل ہیں اور نبوت کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں آپ ﷺ نے اپنی امت کو نصیحت کرنے اور ان کو پیغامات الہی پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔اور اگر میلا دنبوی کے موقعہ پر جشن یا عید منانا اصل دین سے ہوتا ،اور اللہ اس عمل سے راضی ہوتا تو ضرور رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو اس سے آگاہ فرماتے ، یا آپ بذات خود اس کو عملی جامہ پہنانے میں پہل فرماتے ، یا آپ کے بعد صحابۂ کرام ضرور اس کار خیر سے بہرور ہوتے ،تو جب اس طرح کا کوئی کام سرانجام نہیں ہوا تو اب یہ بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جشن میلا دنبوی کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ ان بدعات میں سے ہے جن سے ہمارے رسول ﷺ نے اپنی امت کو باز رہنے کی تنبیہ کی ہے اور اس کا ذکر ان دونوں حدیثوں میں ہوا جو چند صفحات قبل قلم بند کئے گئے ہیں ،صرف یہی نہیں بلکہ اس مضمون کی اور بہت ساری حدیثیں ثابت ہیں چنانچہ رسول اللہ نے ایک خطبۂ جمعہ کے موقع پر ارشاد فرمایا: أما بعد! فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ شر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة[۲] بعد حمد وثناء کے

....

(۱) صحیح مسلم
(۲) صحیح مسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ہے کہ سب سے عمدہ کلام اللہ کا کلام (قرآن) ہے، اور بہترین طریقہ کار حضرت محمد ﷺ کا ہے اور بدترین اُمور بدعات ہیں (دین میں نت نئی ایجاد) ہیں اور ہر بدعت کا نتیجہ گمراہی ہے۔

اس مضمون کی بے شمار آیات اور احادیث آپ کو ملیں گی، اور ان دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے علمائے دین نے عید میلاد النبی ﷺ کو غلط قرار دیا ہے، اور اس سے باز رہنے کی تاکید کی ہے، لیکن بعد میں آنے والے چند لوگوں نے اس کی اجازت دی ہے بشرطیکہ اس طرح کے جشن ہر طرح کی برائیوں سے پاک ہوں مثال کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی ذات میں مبالغہ آمیزی (آسمان وزمین کے قلابے ملانا)، اجنبی مرد اور عورتوں کا اختلاط، آلات موسیقی کا استعمال وغیرہ وغیرہ جن کو شریعت مطہرہ نے ناپسند کیا ہو۔

ایسا لگتا ہے ان لوگوں نے میلاد النبی کے جشن کی اجازت اس خیال وگمان سے دی ہو کہ شاید یہ بدعات حسنہ [1] میں سے ہو، حالانکہ اسلامی شرعت کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی امر میں لوگ آپس میں اختلاف کر بیٹھیں تو کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا کریں اس سے آگے بڑھ کر ہم نے اس جشن میلاد کا حل اور جواز سنت رسول اللہ میں تلاش کیا تو ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملی کہ آپ ﷺ نے اپنی جشن میلاد (BIRTHDAYPARTY) منائی ہو، اور نہ ہی اسطرح کا کوئی حکم جاری کیا ہو، اور نہ صحابۂ کرام نے اس پر عمل کیا ہو، تو کیا اب اس کے بعد بھی اس کا دین سے کوئی رشتہ ہے...؟....! نہیں نہیں ! بلکہ یہ نت نئی بدعات میں سے ہے، اور یہود ونصاری کے عیدوں سے اس کی مشابہت ہے۔

....

(۱) بدعات حسنہ سے مراد وہ چیزیں ہے جن میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر وہ شخص جس کے پاس تھوڑی سی بصیرت اور دانائی ہو اور وہ حق کی جستجو میں لگا ہو اور طلب حق میں تنگ نظر نہ ہو تو یہ حقیقت اسکے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جشن میلاد النبی کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ ان نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے جن سے گریز و پرہیز کرنے کا اللہ اور رسول دونوں نے حکم دیا ہے۔

عقل مند آدمی کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس خواب غفلت اور دھوکے وفریب میں سرگرداں رہے کہ دنیا میں لوگوں کی اکثریت اس طرح کر رہی ہے۔ اور دنیا کے بیشتر علاقوں میں یہ عید منائی جارہی ہے، چنانچہ اللہ رب العزت کا یہود ونصاری کے بارے میں ارشاد گرامی ہے: ﴿وقالوا لن يدخل الجنة إلا من كان هودا أو نصارى تلك أمانيهم، قل هاتوا برهانكم إن كنتم صادقين﴾(۱) اور انہوں نے کہا یہود ونصاری کے علاوہ اور کوئی جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا یہ ان کی نفسانی خواہشات ہیں، اے محمد! آپ فرمائیے ان سے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی دلیل پیش کرو۔

اللہ تعالی کا ایک اور ارشاد ہے: ﴿وان تطع أكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله ......﴾(۲) اور اگر تم زمین پر اکثر لوگوں کا کہا مانو گے تو وہ لوگ تمہیں اللہ کے راستے سے موڑ لیں گے۔

(۱) سورہ بقرہ آیت: ۱۱۱

(۲) سورہ انعام آیت: ۱۱٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر یاد رہے کہ اس طرح (BIRTHDAYPARTY) جنم دن کے موقع پر منائے جانے والے تمام جشن بدعات ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دامن میں بہت ساری برائیاں لے کر آتے ہیں، مثال کے طور پر اجنبی مرد اور عورتوں کا اختلاط (میل جول)، گانا بجانا شراب اور نشیلی اشیاء کا استعمال وغیرہ وغیرہ بہت ساری برائیاں رونما ہوتی ہیں اور ان تمام خرابیوں سے ہٹ کر حضرت انسان خطرناک گناہ کا شکار ہو جاتا ہے، اور وہ گناہ عظیم شرک اکبر ہے! ہوتا یوں ہے کہ ان جلسوں میں رسول اللہ ﷺ اور دوسرے اُولیائے کرام کی شان میں بڑھ چڑھ کر حقیقت سے ہٹ کر غلو (۱) سے کام لینا، ان سے مرادیں مانگنا، یا مشکل کشائی کروانا یا مدد طلب کرنا، اور ان کے بابت یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ غیبی امور سے واقف ہیں تو اس طرح کے بہت سارے کام جشن میلا دالنبی یا دوسرے اولیائے کرام کے عرس و جشن کے موقع پر سرزد ہو جاتے ہیں۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”إیاکم والغلو فی الدین فإنما أهلک من کان قبلکم الغلو فی الدین “(۲) اے لوگو! دین میں غلو (مبالغہ) سے بچو، کیونکہ تم سے قبل کے لوگوں کو اسی غلو فی الدین نے ہلاک و برباد کر دیا ہے۔

....

(۱) غلو سے مراد زیادتی یا اسراف فی الامر ہے، جذبات میں آکر انسان کسی کے حق میں بڑھ چڑھ کر زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے اور وہ ایسی باتیں کرتا ہے جو حقیقت سے بالکل دور ہوا کرتی ہیں۔

(۲) أحمد، نسائی، ابن ماجہ، اور حاکم نے بروایت ابن عباس۔ رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ کا دوسرا ارشاد ہے: ''لا تطرونی کما أطرت النصاری ابن مریم فقولوا عبد اللّٰه ورسوله ۔(۱) مجھے اڑاؤ نہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو اڑایا (یعنی میرے معاملے میں مبالغہ آمیزی نہ کی جائے جس طرح کہ عیسائیوں نے اپنے نبی عیسیٰ کے بارے میں کیا تھا) بیشک میں صرف ایک بندہ ہوں البتہ کہو کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(اس سے بڑھ کر) عجیب وغریب بات تو یہ ہے کہ بے شمار لوگ اس طرح کے بدعات آمیز جلسوں میں بڑی پھرتی اور رضامندی سے شریک ہوتے ہیں اور اس سلسلہ میں بڑی جد وجہد کا ثبوت دیتے ہیں اور ان جلسوں اور جلوسوں پر کوئی آنچ آنے نہیں دیتے اور وہ نماز باجماعت اور جمعہ کی نماز وغیرہ عبادتیں جن کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے ان سے دور ہو جاتے ہیں، ان کے ان کرتوتوں پر انہیں ذرہ برابر افسوس نہیں ہوتا (بلکہ جوں تک نہیں رینگتی) اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ گناہ عظیم کا انہوں نے ارتکاب کیا ہے۔ اب اس بات میں ذرہ برابر شک نہیں کہ ان میں بصیرت (دین کی سمجھ) کی کمی ہے اور انکا ایمان کمزور ہے، طرح طرح کی برائیوں نے گھر کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم، آپ، اور تمام مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے۔

انکے باطل عقائد میں سے چند لوگوں کا یہ گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس اس جشن میلاد میں حاضر ہوتے ہیں، اور شاید اسی خیال سے لوگ آپ ﷺ کا اس موقع پر استقبال کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری بروایت عمر بن الخطاب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ فرمایئے! یہ کس قدر باطل اور حد سے بڑھ کر جہالت بھری حرکت ہے، کیونکہ حضرت رسول کریم ﷺ تا روز قیامت اپنی قبر سے نکل نہیں سکیں گے اور آپ کا کسی سے کسی طرح کا تعلق، اور نہ ہی وہ لوگوں کے کسی جلسے جلوس میں شرکت فرماتے ہیں، بلکہ وہ اپنی قبر گاہ میں آخرت کے دن تک آرام پزیر رہیں گے، اور آپ کی روح اپنے پروردگار کے پاس دار کرامت: اعلیٰ علیین میں بڑی شان سے ہوگی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مومنون کے اندر ارشاد فرمایا ہے: ﴿ثم انكم بعد ذلك لميتون .... ثم انكم يوم القيامة تبعثون﴾ پھر تم یقیناً بعد میں مرنے والوں میں سے ہو......اور پھر تم سب کو یقیناً قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''أنا أول من ينشق عنه القبر يوم القيامة وأنا أول شافع وأول مشفع ''۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن اپنی قبر سے نکل کر آئیگا، اور میں ہی (دربار ایزدی میں) پہلا سفارش کرنے والا رہوں گا، اور میری ہی سفارش سب سے پہلے قبول کی جائیگی۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث شریف اور اس مضمون کی دوسری آیات اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ اور دوسرے تمام انبیاء زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی قبروں سے بروز قیامت اٹھائے جائیں گے، اس کی حقیقت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بلکہ تمام علمائے اسلام نے اس پر اتفاق کیا ہے، تو اب ہر مسلمان پر یہ ضروری ہے کہ وہ ان مسائل سے واقفیت پیدا کریں، ان پڑھ اور جاہل لوگوں کی ایجاد کردہ بدعات وخرافات سے چوکنا رہیں، کیونکہ ان کے ان کرتوتوں کی کوئی آسمانی دلیل نہیں، ان کے فریب سے محفوظ رہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کی مدد درکار ہے، اسی کی ذات اقدس پر ہی اعتماد اور بھروسہ ہے، نہ کوئی تدبیر اور نہ کوئی طاقت سوائے اس کے کار آمد ہوگی۔

اب رہا رسول اللہ ﷺ کے نام پر درود و سلام بھیجنے کا مسئلہ تو یہ اعمال صالحہ میں سے ہے، بلکہ یہ سب سے عمدہ نذرانہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :﴿ان اللّٰه وملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ﴾(۱) بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم سب آپ کی ذات مبارک پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اور نبی کریم ﷺ نے درود کے تعلق سے ارشاد فرمایا ہے: ''من صلى علىَّ واحدة صلى اللّٰه عليه بها عشراً ''(۲) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ دس بار اس پر رحمت نازل فرمائے گا۔

آپ ﷺ پر درود پڑھنے یا بھیجنے کے لئے وقت کی تحدید نہیں ہے بلکہ ہمہ وقت یہ ہو سکتا ہے، اور ہاں ہر نماز کے آخر میں درود نبوی پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے، بلکہ اکثر علمائے کرام نے آخری تشہد میں درود پڑھنے کو واجب گردانا ہے۔

اس کے علاوہ اذان کے بعد رسول ﷺ کے ذکر مبارک کے ساتھ، جمعہ کے دن، اور رات میں درود شریف پڑھنے پر زور دیا گیا ہے، اس مسئلے کا ثبوت بہت ساری حدیثوں سے ہے۔

....

(۱) سورہ احزاب آیت: ۵۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین سمجھنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب پر یہ احسان عظیم فرمائے کہ سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے تھام لیں، اور بدعت سے بچتے رہیں، وہی بڑا داتا اور سخی ہے، اے اللہ ہمارے نبی محمد پر درود بھیجئے اور آپ کے آل واصحاب پر بھی۔

::

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا پیغام :

جشن شب معراج کا اسلامی حکم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه أجمعين

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر اور آپ کے آل (گھر والے) اور اصحاب (ساتھیوں) پر بھی سلامتی ہو۔

حمد وثناء کے بعد ہم یہ بیان کر رہے ہیں کہ اسراء (۱) اور معراج بلا شک وشبہ منجانب اللہ بڑے معجزات میں سے ہے جو بیک وقت رسول اکرم ﷺ کی صداقت اور قرب باری تعالیٰ اور بارگاہ ایزدی میں برتر مقام پر دلالت کرتی ہے، نیز اللہ کی عالی شان قدرت، اور تمام مخلوقات پر اس کی برتری ثابت کرتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿سبحان الذى أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هو السميع البصير﴾ پاکی بیان کرتا ہوں میں اس ذات بابرکت کی جس نے اپنے بندے کو ایک ہی رات میں مسجد حرام سے لے کر بیت المقدس تک کی مسافت طے کروائی جو بابرکت ہے، تاکہ ہم یعنی اللہ اپنے بندے کو اپنی نشانیاں دکھلائیں، بے شک اللہ بہت سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ (۲)

---

(۱) عربی زبان میں اسراء کے معنی رات میں چلنے کے ہیں: اگر صرف اسراء کا لفظ تنہا وارد ہو اس میں معراج بھی شامل ہو جاتا ہے، اسی طرح معراج کا لفظ الگ سے تحریر ہو تو اس کے اندر اسراء بھی شامل ہو جاتا ہے، اگر دونوں ایک ساتھ ذکر کئے جائیں تو ہر ایک کا الگ مفہوم ہو گا تو اسوقت اسراء کے معنی رات میں خانہ کعبہ سے بیت المقدس کی طرف لے جانا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متواتر احادیث سے ثابت ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کو تمام آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور انکے دروازے آپ کے لئے کھولے گئے اور آنحضرت ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا، اللہ نے جو چاہا آپ ﷺ سے کہا اور اسی وقت روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دیا جب کہ وہ پچاس تھیں، ہمارے نبی محمد ﷺ بار بار اللہ کے پاس جاتے رہے اور ان میں کمی کی درخواست فرماتے رہے، حتی کہ اللہ رب العزت نے پانچ کو برقرار رکھا، اجر وثواب میں وہ پچاس کے برابر ہیں کیونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا زیادہ ہے، اس پر ہم اللہ کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اس کی تمام نعمتوں پر شکر گذار رہیں گے (ان شاءاللہ)۔

جس رات میں آنحضرت ﷺ کو اسراء ومعراج کا شرف حاصل ہوا اس کا تعین صحیح اَحادیث سے ثابت نہیں ہے، اس سلسلے میں جو کچھ لوگوں میں مشہور ہے، اہل علم کے نزدیک اسکی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، اور اس میں اللہ کی حکمت عظیمہ پوشیدہ ہے۔

اور اگر بالفرض اس رات کا تقرر بھی ہو جاتا ہے تو مسلمانوں کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس رات میں کوئی خاص عبادت کریں اور نہ ہی کوئی جشن وتقریب منائیں، کیونکہ نہ نبی اکرم ﷺ نے اور نہ ہی آپ کے ساتھیوں (صحابۂ کرام) نے اس رات میں کوئی مخصوص عبادت کی اور نہ ہی کوئی جشن وجلوس کا انعقاد کیا۔ اور اگر اس رات کو جشن منانا شرعا جائز ہوتا تو

۔ بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: اور معراج سے مراد ساتوں آسمان اور اسکے آگے لیجانا ہے عربی زبان کا قاعدہ ہے ''اذا اجتمعا افترقا واذا افترقا اجتمعا'' جب دونوں ایک ساتھ لکھے جائیں گے تو ہر لفظ کا معنی علیحدہ ہوگا، اور جب ان دونوں کا استعمال جدا گانہ ہو تو ہر لفظ دونوں کا معنی ادا کریگا۔

(۲) سورہ اسریٰ آیت: ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی امت کو رسول اللہ ﷺ زبانی طور پر اس بات کی اطلاع ضرور فرماتے یا بالفعل آپ خود جشن مناتے اور اگر ایسی کوئی بات ان دنوں میں رونما ہوتی تو یہ چیز صاف ہو جاتی بلکہ بے پناہ شہرت اس کو مل جاتی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمیں ضرور اس کی اطلاع فرماتے اس لئے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہر اس پیغام کو امت تک پہنچایا جس کی وہ محتاج تھی کیونکہ صحابہ کرام نے دین کے معاملہ میں کوئی کسر رکھ نہیں چھوڑا، بلکہ وہ ہر نیک کام میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے، اور اگر اس رات کو جشن منانا شریعت کی رو سے ثابت ہوتا تو وہ لوگ اس معاملے میں پیش پیش رہتے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں میں سے ہوتے۔

(یہ خوب یاد رہے کہ) رسول اللہ ﷺ انسانیت کے حق میں بڑے خیر خواہ تھے پیامبری یا دینی امانت کی ادائیگی میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اگر اس رات کی تعظیم یا جشن منانا دین اسلام سے ہوتا تو اس کی نشان دہی میں رسول اکرم ﷺ سے کوئی غفلت نہ ہوتی اور نہ ہی اس کو آپ صیغۂ راز میں رکھتے، اور جب ایسا نہ ہوا تو یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ اس رات کی تعظیم یا جشن منانے کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین کو مکمل کر دیا اور اس نعمت کو ان پر تمام کر دیا تو جس بات کا اللہ نے سرے سے حکم ہی نہ دیا ہو تو کیا اب اس امر کو شرعی رنگ دینا اس کو کیسے پسندیدہ ہوگا؟!

اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کے سلسلے میں اپنی کھلی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿الیومَ أکملتُ لکم دینَکم وأتممتُ علیکم نِعمتی ورضیتُ لکم الاسلامَ دیناً﴾ (سورہ مائدہ آیت:۳) آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا اور میں نے دین اسلام تمہارے لئے پسند کر لیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ نے سورہ شوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به اللّٰه ، ولولا كلمة الفصل لقضي بينهم وان الظالمين لهم عذاب أليم ﴾ (سورۃ الشوریٰ آیت: ۳۲) کیا ان کے لئے کوئی شریک ہیں جنہوں نے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جس کی اللہ نے کوئی اجازت ہی نہ دی ہو اور اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی) ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظلم کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

احادیث صحیحہ کے ذریعہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہوا ہے کہ لوگ بدعات سے بچا کریں، اور اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ تمام بدعات گمراہی ہیں، یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بڑے نقصان دہ ہیں، اور ان کے ارتکاب سے انہیں نفرت دلائی گئی ہے۔

اس طرح کی احادیث میں سے صحیحین (۱) کی مندرجہ ذیل حدیث ہے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد" (۲)۔ جس کسی نے ہمارے دین میں کوئی نئی رسم (بدعت) ایجاد کی جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ نئی ایجاد مردود ہے، نا قابل قبول ہے۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح وارد ہے: "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد"۔ جس کسی نے کوئی عمل کیا جس سے ہمارا دین راضی نہیں ہے تو وہ کام قابل رد ہے۔

(۱) صحیحین سے مراد صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے، امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ ان کی جملہ حدیثیں صحیح ہیں۔

(۲) اس روایت پر امام بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہے، اور اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اپنی سنن میں حضرت ابن عمر کی روایت سے درج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبۂ جمعہ میں ارشادفرمایا کرتے تھے: ''أما بعد :فإن خير الحديث كتاب الله ، وخير الهدى هدى محمدﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة .

(حمد وثناء کے بعد عرض ہے کہ بیشک بہترین گفتگواللہ کا کلام (قرآن) ہے،اورسب سے عمدہ طریقۂ کار حضرت محمد ﷺ کا ہے،اور بدترین کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سنن کی ایک حدیث حضرت عرباض بن ساریہ کی روایت سے ہے آپنے فرمایا ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نہایت مؤثرانہ وعظ فرمایا کہ سب کے دل دہل گئے،آنکھیں اشکبار ہوگئیں،اور پھر ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! یوں لگتا ہے کہ یہ ایک بچھڑ جانے والے کی نصیحت ہے،اسلئے ہمیں وصیت فرمائیں تو آپ کا ارشادگرامی ہوا: '' أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمر عليكم عبد فإنه من يعش منكم فسرى اختلافا كثيرا، و إياكم ومحدثات الأمور، فان كل محدثةبدعة وكل بدعة...'' میں تمہیں اللہ سےڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اوراس بات کی بھی کہ تم اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو،اگرچہ کہ تمہارا حاکم کوئی غلام ہی کیوں نہ بن جائے،جومیرے بعد زندگی گذاریگاوہ بڑے اختلافات کا سامنا کرے گا تب تم میرے سنت (طریقۂ کار) کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور ہدایت یافتہ

(۱) سنن: کتب حدیث کی ایک خاص قسم ہے،سنن ابی داؤد کے علاوہ ترمذی،نسائی،ابن ماجہ،دارقطنی،بیہقی،،امام دارمی وغیرہ کی کتابیں اس ضمن میں آتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین کی سنتوں کو اپنانا اور انہیں پر مضبوطی سے جمے رہنا، اور ان کو اپنی کونچلیوں (۱) سے دبائے رکھنا۔" وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة"

اور تم ہر طرح کی بدعات سے اپنے آپ کو باز رکھو، اس لئے کہ (دین) میں ہر نئی ایجاد کا نام بدعت ہے، اور بدعت گمراہی ہے۔

اس طرح کی یہ صرف ایک حدیث نہیں ہے بلکہ اس مضمون کی بے شمار حدیثیں آئی ہیں، ان کے علاوہ صحابۂ کرام اور سلف صالحین (بزرگان دین) سے بھی ثابت ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو بدعات سے بچتے رہنے اور ان سے ہوشیار و چوکنا رہنے کی تاکید بھی کی ہے۔

چونکہ ان بدعات سے دین میں ایک تو زیادتی ہے اور ساتھ ساتھ اللہ نے جن امور کا حکم نہ دیا ہو، ان کی تشریع (یعنی شرعی رنگ دینا) لازم آتا ہے، اس کے علاوہ یہود و نصاری وغیرہ جیسے دشمنان رب سے بھی مشابہت ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے دین میں اضافہ کیا اور کچھ ایسی نئی چیزیں ایجاد کی ہیں جن کا اللہ نے سرے سے حکم ہی نہیں دیا، اور ان بدعات سے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دین اسلام میں اور کچھ کمی ہے، گویا کہ یہ اسلام کے ناقص ہونے کی تہمت ریزی ہے جب کہ یہ فساد عظیم ہے، اور گھناؤنی برائی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول سے ٹکراؤ بھی ہے:

﴿اليوم اكملت لكم دينكم﴾ آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے، اگر ان بدعات کو تسلیم کر لیا جائے تو ان احادیث رسول کی کھلی خلاف ورزی ہے جو (انسان کو)

---

(۱) عربی زبان کی ایک خاص تعبیر ہے اگر کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑنا مقصود ہو تو اس وقت یہ تعبیر کو استعمال کیا جاتا ہے، کوئی خاص جانور جس طرح کہ اپنی کونچلیوں میں جکڑ کر رکھتا ہے کہ وہ بھاگنے نہ پائے اس طرح ان تمام سنتوں کو مضبوطی سے تھامنا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات سے پرہیز کرنے پرابھارتی ہیں اور ان سے نفرت دلاتی ہیں۔

اب ہمیں امید ہے کہ ہم نے جو دلائل پیش کیے ہیں، وہ حق کے متلاشی کو اس شب معراج کی بدعت سے روگردانی کے لئے کافی ہیں، اس بدعت سے دور رہنا چاہیئے کیونکہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور چونکہ اللہ نے (علمائے دین پر) مسلمانوں کی نصیحت ، خیر خواہی، احکام دین سے ان کی روشناسی کو واجب قرار دیا اور ساتھ ساتھ مسائل سے واقفیت کے باوجود ان کے چھپانے کو حرام قرار دیا اس لئے میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے آگاہ کرنا نہایت مناسب سمجھا کیونکہ یہ بدعت دنیا کے بہت سارے علاقوں میں ایسی رائج ہوگئی ہے کہ بعض لوگوں نے اس جشن شب معراج کو دین کا ایک حصہ بنالیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کی اصلاح فرمائے (ان کے حالات سدھارے) اور انہیں دین کی فہم وبصیرت عطا کرے، ہم آپ اور سب مسلمانوں کو دامن حق کو مضبوطی سے تھامے رہنے، باطل سے گریز کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور راہ حق میں ہمارے پائے ثبات میں کسی قسم کی لغزش آنے نہ پائے، یہ امر اللہ کو بے حد محبوب ہے اور اس کے دائرۂ قدرت سے خارج نہیں ہے۔

....

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں امام ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ نے اپنی سنن اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عرباض بن ساریہ کی روایت سے درج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول، اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجے اور آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے، آپ کے آل واصحاب پر سلامتی نازل فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا پیغام

عید شب برات[۱] کا اسلامی حکم

ہر طرح کی تعریف اس پروردگار کیلئے ہے جس نے ہمارے لئے دین کو مکمل کیا اور اپنی نعمت کو ہم پر تمام کر دیا، اور درود سلامتی ہو اللہ کے نبی اور رسول ﷺ پر جنہوں نے رحمت اور توبہ کی بشارت سے دنیائے انسانیت کو شرف مسرت عطا فرمایا۔

اس کے بعد: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی تحریر خدمت ہے: ﴿الیوم اکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً﴾[۲] آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ نیز ارشاد خداوندی ہے: ﴿أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله ، ﴾ (سورۃ الشوریٰ آیت: ۳۳) کیا ان لوگوں کے لئے ہمارے شریک کار ہیں، جنہوں نے ان کے لئے احکام کی بنیاد ڈالی جن کا اللہ نے حکم ہی نہ دیا ہو۔

صحیحین کی ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد''[۳] جسنے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو دین میں نہیں ہے تو وہ نا قابل قبول ہے۔

....

(۱) ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو بطور عید کے جشن منانا یا عبادت وغیرہ کے خاص اہتمام پر اسلامی حکم کا بیان۔

(۲) سورہ مائدہ آیت: ۲

(۳) اس روایت پر امام بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں فرمایا: ”من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد“

کسی نے ایسا عمل کیا جو ہمارے دین سے ہٹ کر ہے تو اسکا عمل باطل ہے۔

صحیح مسلم ہی کی ایک اور روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”اما بعد : فان خير الحديث كتاب الله ، وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة۔

(حمد وثناء کے بعد عرض ہے کہ بیشک بہترین گفتگو اللہ کا کلام (قرآن) ہے، اور سب سے عمدہ طریقہ کار حضرت محمد ﷺ کا ہے، اور بدترین کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس مضمون کی بے شمار آیتیں اور ان گنت حدیثیں آپ کو ملیں گی جو پوری وضاحت کے ساتھ یہ کہہ رہی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی امت کے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو ان پر تمام کر دیا ہے (جن میں نعمت اسلام سرفہرست ہے) اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ آپ ﷺ نے دین کے تمام پیغامات لوگوں تک پہنچا دیئے اور وہ تمام باتیں اور کام امت مسلمہ کو بتا دیئے جن کو اللہ نے مقرر کیا، و نیز صاف الفاظ میں یہ بیان کیا کہ آپ کے بعد جو اقوال وافعال ایجاد کئے جائیں گے وہ بدعات کہلائیں گے، وہ ساری بدعات انکے موجد کی جانب لوٹا دی جائیں گی اگر چہ کہ اس کی نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو یہ بات صحابۂ رسول ﷺ اور انکے بعد آنے والے علمائے امت خوب جانتے تھے اسی لئے انہوں نے ان بدعات کا انکار کیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کی حضرت ابن وفاء طرطوشی ، أبو شامۃ وغیرہ علماء جنہوں نے سنت نبوی کی تعظیم اور اقرار اور بدعت کے انکار پر قلم اٹھایا تھا انہوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔

لوگوں نے جو طرح طرح کی بدعات ایجاد کی ہیں ان میں سے بدعت شب برات ہے یعنی شعبان کی پندرہویں شب کو جشن یا عید منانا اور دن میں روزے رکھنا ہے اسکی فضیلت اور اجر کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ سب کی سب ضعیف (۱) ہیں ان پر تکیہ کرنا ناجائز ہے (وہ قابل قبول نہیں ہیں)۔

اور اس رات میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ ساری موضوع (۲) (من گھڑت) ہیں کثیر التعداد علمائے دین نے اس کی تنبیہ کی ہے ان کے چند اقوال عنقریب (ان شاء اللہ) بیان کیے جائیں گے۔

اس بدعت شب برات کے اثبات میں ملک شام کے چند علماء سلف سے چند آثار وارد ہیں، مگر جمہور علماء کا مذہب ہے کہ عید یا جشن برات بدعت ہے، کیونکہ اسکی فضیلت میں جو حدیثیں بیان کی گئی ہیں وہ یا تو ضعیف ہیں بلکہ موضوع ہیں. اس امر کی وضاحت امام وحافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایۂ ناز تصنیف: ''لطائف المعارف'' میں کی ہے، اور یہ اصول ہیکہ

....

(۱) ضعیف کمزور یا بیمار کو کہا جات ہے جو اس طرح کی حدیثیں ہوتی ہیں ان پر عمل کرنے کے بارے میں تو کہا جاتا ہے، اگر فضائل اعمال وغیرہ پر شامل ہو تو کچھ شرائط کے ساتھ عمل کرنے کی اجازت علماء نے دی ہے ۔

(۲) موضوع کے معنی گھڑا ہوا یا بنایا ہوا ہے ہوتا یوں ہے کہ لوگوں نے کوئی حدیث وضع کی اور اسکو رسول اللہ ﷺ کیطرف منسوب کر دیا، یا کسی صحیح سند یا صحیح متن کے ساتھ جھوٹی بات شامل کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادات کے باب میں جو ضعیف حدیثیں ہونگی وہ قابل عمل ہونگی بشرطیکہ ان کی اصل صحیح احادیث سے ثابت ہو، اب رہی یہ بات کہ جشن شب برات کے سلسلے میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ اس میں کوئی صحیح حدیث آئی ہوتا کہ ضعیف احادیث سے مدد لی جائے، اس قاعدے کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے۔

اے قاریٔ کریم! اب میں تمہارے اس مسئلہ میں علمائے کرام نے جو ذکر کیا ہے اس کو یہاں قلمبند کررہا ہوں تاکہ تم اس سے باخبر رہو۔

علمائے امت کا اس بات پر اتفاق واجماع ہے کہ جن مسائل میں لوگ آپس میں اختلاف کربیٹھیں ان کا حل اللہ کی کتاب (قرآن) اور سنت رسول اللہ (حدیث) میں تلاش کیا جائے جو حکم ان سے حاصل ہو اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور جو حکم قرآن وحدیث کے اصولوں سے ٹکرائے، یا میل نہ کھاتا ہو اس کو ترک کردینا چاہئے اور جن عبادات کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ ہو ان سے باز آنا چاہئے کیونکہ وہ بدعات ہیں چہ جائیکہ لوگوں کو انکی طرف دعوت دی جائے اور انکی ترغیب دی جائے. چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ یـــــــا ایها الذین آمنوا أطیعوا اللّٰه وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم فإن تنازعتم فی شئ فردوه إلی اللّٰه والرسول إن کنتم تؤمنون باللّٰه ﴾[1]. اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور اسی طرح تمہارے ارباب حل وعقد کا بھی کہا مانو، اور کسی چیز کے بارے میں تمہارا آپس میں اختلاف

....

(۱) سورہ نساء آیت: ۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے تو اللہ اور اسکے رسول کیطرف رجوع کرلو اگر اللہ اور یوم آخرت پر تمہارا ایمان ہو،(یہ بہت ہی عمدہ حل اور اچھی تدبیر ہے)۔

﴿ وما اختلفتم فيه من شئ فحكمه إلى اللّه ﴾[1] جس کسی چیز کے بارے میں تم آپس میں اختلاف کر بیٹھو پس اس کا فیصلہ اللہ ہی جانب سے ہوگا۔

﴿قل إن كنتم تحبون اللّه فاتبعوني يحببكم اللّه ويغفر لكم ذنوبكم ﴾[2] (اے محمد اپنی امت سے) فرما دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا۔

﴿ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليماً ﴾[3] قسم ہے تمہارے پروردگار کی لوگ اس وقت تک صاحب ایمان نہیں بنیں گے جب تک کہ وہ اپنے آپس کے اختلافی معاملوں میں آپ کو اپنا حکم (سرپنچ) نہ بنالیں اور پھر جو فیصلہ آپ فرمائیں گے اس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا، اور اس فیصلے کو وہ پوری طرح تسلیم کرلیں گے۔

یہی نہیں بلکہ اس ضمن میں بے شمار آیتیں وارد ہیں جن کی بنیاد پر تمام اختلافی مسائل

....

(۱) سورہ شوریٰ آیت: ۱۰

(۲) سورہ آل عمران آیت: ۳۱

(۳) سورہ نساء آیت: ۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حل قرآن وحدیث ہی کی روشنی میں تلاش کیا جائیگا، اس بارے میں وہ نص یعنی دلیل قطعی ہیں، اوران کے حکم پر انسان کو سر تسلیم خم کر دینا چاہئے یہی ایمان کا تقاضہ ہے، اسی میں تمام بندگان خدا کا خیر مضمر ہے. چاہے وہ جلد حاصل ہو یا دیر سے، اور انسان کا خاتمہ بالخیر بھی ان احکام پر عمل کرنے میں ہے۔

حضرت امام حافظ (۱) ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے، اور کچھ اسطرح قلمبند کیا ہے۔

ملک شام کے چند تابعین کرام حضرت خالد بن معدان، مکحول، اور لقمان بن عامر رحمہم اللہ وغیرہ شعبان کی پندرھویں شب کی تعظیم (قدر) کیا کرتے تھے اور اس رات کو اہتمام سے وہ عبادت کیا کرتے تھے اور انہیں بزرگان دین کی رہنمائی سے لوگوں نے اس رات کی عظمت اور فضیلت کو جانا اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ انہیں کچھ اسرائیلی روایات ملی ہیں اور جب یہ روایتیں جگہ جگہ مشہور ہو گئیں تو لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا تو کچھ لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے ان کو قبول کیا، اس طرح انہوں نے ان کی آراء سے ہم آہنگی اختیار کر لی، ملک بصرہ کے چند عبادت گزار لوگوں کا ایک گروہ اور دوسرے چند لوگوں نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ مگر اکثر و بیشتر علمائے حجاز نے اس امر کا انکار کیا ہے جن میں حضرت عطاء ابن ابی ملیکہ وغیرہ شامل ہیں۔

....

(۱) یہاں حافظ سے مراد حافظ قرآن نہیں ہے جیسا کہ چند لوگوں میں مشہور ہے بلکہ حافظ حدیث ہے، علم حدیث کے اونچے مرتبے پر پہونچنے کے بعد، اور حدیث کی ایک بہت بڑی تعداد یاد کر لینے کے بعد محدث اس لقب کا مستحق ہوتا ہے اس کی تعداد میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی رائے مدینہ منورہ کے فقہاء کی بھی تھی، حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے ان کے حوالے سے ہمیں یہ بتایا ہے کہ یہ اصل میں امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب وغیرہ کا نظریہ تھا، چنانچہ ان تمام حضرات رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ سراسر بدعت ہے!

شب برات کو جاگنے کے سلسلے میں علمائے شام کا بھی اختلاف ہے، دو باتیں ان سے مشہور ہیں۔

☆ مسجدوں میں باجماعت (مل جل کر) اس رات کو جاگنا چاہئے مستحب (مرغوب) ہے، چنانچہ حضرت خالد بن معدان اور لقمان بن عامر وغیرہ عمدہ سے عمدہ پوشاک زیب تن کرتے اور سرمہ، خوشبو وغیرہ سے زینت افروز ہوتے تھے اور پھر مسجدوں میں جاگ کر ساری رات عبادت باری تعالیٰ میں جٹ جاتے تھے، امام اسحاق بن راہویہ نے بھی اس عمل سے اپنی یگانت کا اظہار کیا ہے، اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے کے بارے میں کہا ہے کہ یہ بدعت نہیں ہے، اس بات کو حضرت حرب کرمانی نے اپنے مسائل کے ضمن میں درج کیا ہے۔

☆ اس رات مساجد میں جمع ہو کر نماز پڑھنا، دعائیں مانگنا، قصہ گوئی (اور داستان بازی) ناپسندیدہ یعنی مکروہ ہے۔ اور اگر آدمی تنہا اپنے طور پر نماز پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے، یہ قول (رائے) ملک شام کے مشہور عالم، امام وفقیہ حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے. اور یہی بات (راہ راست سے) قریب تر لگتی ہے۔

امام ابن رجب رحمت اللہ علیہ نے یہ بھی عرض فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں شب کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول مشہور نہیں ہے، البتہ ایسا لگتا ہے کہ اس بارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لوگوں نے دو روایتیں ان کی طرف منسوب کی ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ عید (الفطر والاضحیٰ) کی دونوں راتوں میں باجماعت عبادت کرنے کو ناپسند فرمایا، اس لئے کہ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام رحمہم اللہ سے کوئی بات ثابت نہیں ہے، اور ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے اس کو مستحب گردانا ہے کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن اسود رحمہ اللہ نے اس طرح کیا ہے اور وہ تابعین [1] میں سے ہیں۔

الغرض شب برات کی عبادت نبی ﷺ اور صحابۂ کرام سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ شام کے چند اکابر فقہائے تابعین کی ایک جماعت سے یہ ثابت ہے۔

یہ حضرت حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کے مضمون کا خلاصہ تھا اور اس میں اس امر کی تصریح ہے کہ پندرھویں شب کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ سے نہ کچھ ثابت ہے اور نہ ہی صحابۂ کرام سے کچھ منقول ہے۔

اب رہی یہ بات کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فردا (تنہا عبادت کرنے والوں) کو اس رات کی عبادت میں کوئی حرج نہیں ٹھہرایا، حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اس رائے سے ہم آہنگی برتی ہے تو وہ ضعیف (کمزور ناقابل حجت) ہے اس بات میں ان کی کسی نے تائید نہیں کی ہے۔

(قاعدہ کلیہ ہے کہ) جو مسائل شرعی دلائل سے ثابت نہ ہوں تو مسلمانوں کیلئے پھر یہ روا نہیں

---

(۱) تابعین: تابعی کی جمع ہے، ایمان کی حالت میں صحابہ سے ملاقات کرنے اور انکے ساتھ کچھ وقت گذارنے والے کو تابعی کہا جاتا ہے اور تابعین خیر قرون میں سے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس بارے میں کوئی نئی داغ بیل ڈالی جائے چاہے وہ تنہا اس پر عمل پیرا ہو یا اس پر اجتماعی طور پر عمل کیا جائے، چاہے وہ اس کو صیغۂ راز میں رکھے یا اس کو منظر عام پر لایا جائے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے (روزروشن کیطرح) کھلے الفاظ میں یہ فرمادیا ہے ۔ ''من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد''۔جس کسی شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہمارے دین سے کوئی تعلق نہ ہو وہ کام نا قابل عمل ہے۔

یہ اور اسطرح کی دوسری احادیث انکارِ بدعات اوران سے گریز کرنے کے بارے میں واضح دلائل ہیں۔

حضرت امام ابو بکر طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (الحوادث والبدع) میں کچھ اس طرح تحریر کیا ہے ۔: حضرت ابن وضاح نے امام زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی آپ نے فرمایا ہے کہ بزرگان کرام اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے فقہائے کرام سے ہم نے کوئی ایسی بات نہیں پائی کہ انہوں نے شب برات (پندرھویں شعبان) کے معاملے میں کوئی توجہ دی ہو، اور نہ ہی انھوں نے حضرت مکحول رحمت اللہ علیہ کی بات پر کوئی دھیان دیا ہو، اوراسی طرح اس رات کی عبادت کو دوسری راتوں کی عبادت پر ترجیح دی ہوابن ابی ملیکہ سے پوچھا گیا کہ زیاد نمیری جو قصہ گو تھے کہتے ہیں کہ پندرھویں شعبان کی عبادت کا اجر شب قدر کے برابر ہے، تو آپ نے فرمایا: اگر میں نے ان سے یہ بات سنی ہوتی اوراس وقت میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو ان پر برسا دیتا۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہکار تصنیف ''الفوائد المجموعۃ'' میں یوں فرمایا ہے کہ:

اے علی، جس کسی نے پندرھویں شعبان کو سو رکعت نماز پڑھی، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ سورۂ اخلاص (قل هو الله احد) دس دس مرتبہ پڑھی تو اللہ اسکی ہر ضرورت کو پوری کریگا، والی حدیث موضوع ہے یعنی سرے سے وہ حدیث ہی نہیں ہے بلکہ اس کے الفاظ اور جس مقدار میں ثواب کا اس میں ذکر کیا گیا ہے اس امر کا ثبوت دے رہے ہیں کہ جس کو تھوڑی سی بھی فہم وفراست، عقل ودانش ہے وہ یہ جان سکتا ہے کہ یہ حدیث کتنی من گھڑت ہے علاوہ ازیں اس کی روایت کرنے والے سب کے سب مجہول الحال لوگ ہیں لیکن اس حدیث کی دوسری اسانید بھی ہیں مگر وہ بھی موضوع ہیں اور رجال اسانید بھی مجہول (غیر معروف اشخاص) ہیں۔

صاحب [۱] مختصر نے یوں قلمبند کیا ہے کہ: نصف شعبان کی عبادت کے بارے میں جو حدیث مروی ہے، وہ باطل اور بے بنیاد ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر تم شعبان کی پندرھویں شب کو پالو تو اس دن روزہ رکھو اور رات کو عبادت کرو [۲]۔

اما سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "اللآلی المنثورۃ" میں اس روایت کو ذکر کیا ہے کہ سو رکعتیں شعبان کی پندرھویں رات کو ادا کرنا اور ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا باعث اجر ہے، امام دیلمی نے اپنی کتاب "فردوس الأخبار" میں اس روایت کا اندراج کیا اور یہ موضوع (من گھڑت ہے) اس حدیث کے تینوں سندوں کے کل راوی ضعیف اور مجہول ہیں.

ایک اور حدیث میں ہے کہ بارہ رکعتیں ہر رکعت میں ۳۰ مرتبہ سورۂ اخلاص کا پڑھنا اور پھر چودہ رکعتیں اسی وصف کے ساتھ، بھی موضوع ہے۔

....

(۱) شاید وہ ابن رجب ہیں۔

(۲) حضرت ابن ماجہ نے اپنی سنن اور بیہقی نے اپنے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو درج کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے بارے میں فقہائے کرام کی ایک بہت بڑی جماعت دھوکہ کھا گئی، ان میں سے احیاء العلوم کے مصنف امام غزالی بھی ہیں اور اسی طرح مفسرین کی بھی ایک جماعت اسی طرح دھوکے میں آ گئی ہے۔

شب برات سے متعلق تمام حدیثیں باطل اور موضوع ہیں امام ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت کی ہے وہ اس کے برعکس نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنت بقیع کی طرف تشریف لے جاتے ہیں اور اس پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف تشریف لاتے ہیں اور وہ بندوں کی مغفرت فرماتے ہیں اگرچہ وہ ساری گناہیں کتے کی حراست (چوکیداری) میں رہنے والے بکرے کے چمڑے کے بالوں سے زیادہ کیوں نہ ہوں، البتہ یہاں محور گفتگو اس رات جھوٹی نماز کے بارے میں ہے، اسلئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث بھی ضعف وانقطاع سے خالی نہیں ہے، جس طرح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث جو اس رات کی عبادت کے بارے میں ہے اس نماز کے موضوع ہونے کی وہ بھی نفی نہیں کرتی ہے کیونکہ وہ بھی ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شب برات کی نماز موضوع ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر جھوٹ اور دروغ گوئی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (المجموع) (۲) میں اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ

....

(۱) امام ابن جوزی کی کتاب ''الموضوعات الکبری'' کی تلخیص وتنقید پر اس کتاب کی تالیف عمل میں آئی اور اسی طرح اس ان احادیث کی بھی نشاندہی کی گئی جو موضوع نہیں ہیں۔ (مترجم)

(۲) اس کتاب کا مکمل نام شاید ''المجموع شرح المہذب'' ہے جو فن فقہ میں ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاۃ رغائب کے نام سے جو نماز مشہور ہے اور اس کی بارہ رکعتیں ہیں جو ماہ رجب کی پہلی جمعہ کو مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی جاتی ہے، اور اسی طرح پندرھویں شعبان کی رات کو سو رکعت والی نماز دونوں منکر اور بدعت ہیں، انکا ذکر قوت القلوب اور احیائے علوم الدین میں درج ہونا لوگوں کو دھوکہ نہ دے اور اسی طرح مذکورہ حدیث سے بھی فریب نہ کھائیں، یقیناً یہ سب دلیلیں باطل ہیں، اسی طرح بعض ائمہ علم کے اس فعل سے دھوکہ نہ کھائیں کہ وہ مغالطے میں آکر ان کے مستحب ہونے کے بارے میں چند اوراق لکھ ڈالے ہیں۔

حضرت امام و شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسماعیل المقدسی نے ان دونوں نمازوں کی تردید میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی جو بہت عمدہ اور قابل تحسین ہے۔

اس مسئلے میں اہل علم کا بڑا معرکۃ الآراء کلام ہے اور اس سلسلے میں ہماری جو بھی معلومات ہیں اگر ان کو یہاں قلمبند کریں تو بات لمبی ہو جائے گی، اور اب تک ہم نے جو کچھ لکھا ہے طالب حق کیلئے وہی کافی اور شافی ہے، اور جن آیات واحادیث اور اہل علم کے آراء وافکار سے ہم نے استدلال کی ہے وہ اس امر کیلئے کافی ہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب کو جشن منانا اس رات کو نماز پڑھنا یا اس دن میں روزہ رکھنا سب کچھ بدعت ہے اور اکثر اہل علم نے اس کو غلط قرار دیا ہے، اور شریعت مطہرہ میں ان باتوں کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ وہ اسلام میں ایک نئی داغ بیل ہے جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد وجود میں آئی ہے، اس بارے میں اور اس جیسے دوسرے مسائل کے بارے میں طالب حق کیلئے کسوٹی اللہ عزوجل کا یہ قول ہے ﴿الیوم أکملت لکم دینکم﴾ آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اس معنی کی دوسری آیتیں اور پھر رسول اللہ کا یہ قول ”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد“ جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو تو اسکا یہ کام ناقابل قبول ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں اور بھی حدیث آئی ہے وہ اس معاملے میں قابل احتجاج ہے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تخصوا يومها بالصيام من بين الأيام" "شب جمعہ کی عبادت کو بقیہ راتوں پر ترجیح نہ دو اور اس طرح جمعہ کا روزہ دوسرے روزوں سے افضل نہ سمجھو، ہاں اگر تم میں سے کوئی مسلسل روزہ رکھا ہوا ہو اور اتفاق سے جمعہ کا دن واقع ہو جائے تو اس دن کے روزے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر تمام راتوں میں سے کسی ایک رات کو عبادت کے لئے مخصوص کرنا جائز ہوتا تو جمعہ کی رات دوسری راتوں سے زیادہ مناسب ہوتی کیونکہ جمعہ کا دن دوسرے دنوں سے بہتر ہونے پر بہت ساری حدیثیں آئی ہیں، جب نبی ﷺ نے شب جمعہ کی عبادت کو دوسری راتوں پر فوقیت دینے سے منع فرمایا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ بدرجہ اُولیٰ دوسری راتوں کو عبادت کے لئے خاص کرنا ناجائز ہے، الا اینکہ اس امر کی کوئی صحیح دلیل وارد ہو۔

شب قدر اور رمضان شریف کی دوسری راتوں کی عبادت اور ان میں بڑھ چڑھ کر عمل کرنا اگر جائز ہے تو یہ محض اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تنبیہ کی ہے اور اپنی امت کو ان راتوں کی عبادت پر ابھارا ہے اور آپ ﷺ نے خود اس پر عمل کیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت ہے، حضرت رسول اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: "من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر اللّٰه له ما تقدم من ذنبه"(۱)

جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے ماہ رمضان میں عبادت کی تو اللہ

....

(۱) کتب ستہ نے اس کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکے تمام اگلے (گذشتہ) گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

”من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر الله له ما تقدم من ذنبه“۔ جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے شب قدر میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اگلے (گذشتہ) گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

اب اگر نصف شعبان (شب برات) کی عبادت ماہ رجب میں پہلے جمعہ کی عبادت یا شب معراج کی عبادت، دوسرے اوقات کی عبادت سے افضل ہوتی اور ان اوقات میں جشن منانا جائز ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو اس بات کا حکم فرماتے یا بذات خود آپ ﷺ اس پر عمل کر کے دکھاتے، اور اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس بات کو ساری امت تک پہنچا دیتے، اور کوئی چیز آپ ﷺ ان سے چھپاتے نہیں تھے کیونکہ وہ لوگوں کے سب سے بڑے خیر خواہ تھے اور انبیاء علیہم السلام کے بعد وہ سب سے زیادہ لوگوں کا بھلا چاہنے والے تھے، اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام سے خوش ہے اور صحابۂ کرام بھی اللہ سے خوش ہیں۔

اے میرے بھائی! علمائے کرام کے اقوال سے تمہیں یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ رجب کی پہلی جمعہ کی فضیلت یا شب برات کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے کوئی دلیل قطعی ہے تو اس سے یہ واضح ہو گیا کہ ان میں عید منانا بدعت اور اسلام میں نئی ایجاد ہے، اور خاص اہمیت کے ساتھ ان میں عبادت کرنا بھی بدعت منکرہ ہے اور اسی طرح رجب کی ستائیسویں رات کا بھی مسئلہ ہے جس کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اسراء اور معراج کی رات ہے۔ اس رات کو کوئی مخصوص عبادت کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی مذکورہ دلائل کی روشنی میں کوئی جشن منانا جائز ہے، یہ بات اس وقت ہو گی جب یہ معلوم ہو جائے کہ اسی رات میں معراج واقع ہوئی ہو جب کہ علمائے کرام کا صحیح قول ہے کہ معراج کی رات کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں ہے، اور اگر اب کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ رجب کی ستائیسویں رات کو معراج عمل میں آئی تو اس کی بات بے بنیاد ہے صحیح احادیث کی روشنی میں ایسی کوئی حقیقت رونما نہیں ہوئی۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے: ؎

وخير الأمور السالكات على الهدى　　　وشر الأمور المحدثات البدائع

اور بہترین کام ہدایت کے کام ہیں　　　اور بدترین کام ایجاد کی ہوئی بدعات ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو سنت رسول ﷺ کو اپنانے اور اس پر ثابت قدم رہنے، اور انکے مخالف امور سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے شک وہ سخی اور داتا ہے (مرادیں پوری کرنے والا ہے)۔

اور اللہ اپنے بندے ورسول ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود نازل کرے اور آپ کے آل واصحاب پر سلامتی نازل فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی جانب سے

چوتھا پیغام

اس سے باخبر ہونے والے تمام مسلمانوں کو اللہ محفوظ رکھے، اسکی رحمتیں و برکات ان پر نازل ہوں، جاہل اور سرکش لوگوں کے شر سے ہم سب کو خدا اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔

بعد اسکے عرض ہے کہ مجھے مدینہ منورہ کے خادم مسجد نبوی شیخ احمد کی وصیت پڑھنے کا موقعہ ملا جس میں اس طرح لکھا ہوا تھا۔

کہ کسی جمعہ کی شب میں تلاوت کلام پاک کرتے ہوئے ایک شخص جاگ رہا تھا اور پھر اللہ کے اسمائے حسنہ کا ورد کیا اس نے کہا کہ جب میں نے سونے کی تیاری کی تو اچانک رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت میں نے دیکھی آپ نے شریعت مطہرہ کے احکام، اور آیات قرآن کے پیغامات لوگوں تک پہنچائے چنانچہ آپ نے آواز دی: اے شیخ احمد! میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول، اور اسکے برگزیدہ بندے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں کے برے اعمال سے بے حد پریشان ہوں، اس بناء نہ میں میرے پروردگار سے مل سکا اور نہ ہی فرشتگان رب سے، اس لئے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار (1,60,000) آدمی اسلام سے دور ہو کر مرے اور پھر آپ نے قیامت کی بعض نشانیوں کا ذکر کیا، اور فرمایا اے شیخ احمد! تم اس وصیت کو لوگوں میں پھیلا دو اس لئے کہ یہ وصیت لوح محفوظ سے بقلم تقدیر نقل کی گئی ہے، جو اس کو لکھے گا، ایک شہر سے دوسرے شہر، اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ارسال کریگا تو اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائیگا، اور جو اس وصیت کو لکھ کر عام نہ کرے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ارسال نہ کرے تو قیامت کے دن میری سفارش کا وہ حق دار نہ ہوگا، اگر کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیر نے اس کو لکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو امیر بنائے گا، اور اگر وہ قرض دار ہوگا تو خدا کی جانب سے اسکا قرض ادا ہوگا، اور اس کو لکھنے والا گنہگار رہے تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اس کی اور اس کے ماں باپ کی مغفرت فرمائے گا، اور جو اس وصیت کو لکھ کر عام نہ کرے گا تو دنیا و آخرت میں اس کا منہ کالا ہوگا۔

اور پھر شیخ احمد نے تین مرتبہ قسم کھا کر کہا کہ یہ سچ اور حقیقت ہے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو دنیا سے تارک اسلام ہو کر رخصت ہو جاؤں گا، اور جو اس کی تصدیق کریگا وہ عذاب جہنم سے چھٹکارا حاصل کر لے گا اور جس نے اس کو جھٹلایا وہ کافر ہو جائیگا۔

قارئین کرام! یہ اس جھوٹی وصیت کا خلاصہ ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہے، اور ہم نے اس جھوٹی وصیت کو مدت دراز سے ان گنت بار سنی اور وقتاً فوقتاً لوگوں میں اسکا چرچا ہوتا رہتا ہے، ذرا سا اس کے الفاظ کو بدل کر یا تھوڑی سی کوئی اور تبدیلی کے ساتھ لوگوں میں مشہور کی جاتی ہے۔

(وصیت کا ناقل) یہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ ﷺ نے اس (جھوٹے دعویدار) کو اس وصیت کے اشتہار کا ذمہ دار بنایا۔

اور اس آخری وصیت میں جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا، اس الزام تراش نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس نے نبی ﷺ کو نیند میں نہیں بلکہ اس وقت دیکھا جب کہ وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا تو اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس نے آنحضرت کو بحالت بیداری دیکھا ہے۔

اسکے علاوہ اس جھوٹے نے اس وصیت میں بہت ساری چیزوں کا دعویٰ کیا جو سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہیں، اس کا ذکر ان شاء اللہ اگلے صفحات میں آئیگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ سالوں میں میں نے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا کہ یہ وصیت سفید جھوٹ اور باطل محض ہے۔

اس آخری وصیت کو جب میں نے پڑھا تو اس کے متعلق کچھ لکھنے میں تردد کی کیونکہ اس کے غلط ہونے میں کوئی شک نہیں ہے (اور اس کا جھوٹا ہونا جب بالکل عیاں ہے) اور اس کا گھڑنے والا جھوٹ بولنے اور فریبی و مکاری میں بہت جری اور بلند ہمت ہے، اور مجھے اس بات میں ذرا بھی گمان نہیں ہے جو سلیم الطبع ہو یا اس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہو تو یہ باطل وصیت اس کے دل میں گھر کرے، مگر ہمارے بہت سارے بھائیوں نے مجھے یہ بتلایا کہ یہ چیز لوگوں میں بہت مشہور ہوگئی اور رواج پکڑ گئی ہے اور وہ لوگ اس کا چرچا کرنے لگے ہیں اور چند تو اس کو سچا ماننے لگے ہیں تو اب ہم جیسوں کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اس کے باطل ہونے پر قلم اٹھایا جائے اور لوگوں سے یہ صاف کہد یا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ پر الزام اور غلط دعوی ہے تا کہ کوئی بھی شخص اس کے دھوکے میں نہ آئے۔

جو شخص صاحب ایمان و علم ہوگا یا صحیح العقل اور سلیم الطبع ہوگا اور اس وصیت پر غور کریگا تو اس پر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جائے گی کہ ہر پہلو سے یہ وصیت جھوٹ اور بہتان ہے۔

میں نے شیخ احمد کے چند رشتہ داروں سے اس جھوٹی وصیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ شیخ احمد کو مرے ہوئے ایک زمانہ بیت چکا ہے، اور اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ شیخ احمد یا ان سے کوئی بڑا آدمی یہ دعوی کرے کہ اس نے نبی ﷺ کو سوتے یا جاگتے میں دیکھا ہے اور یہ وصیت انہیں بتلائی تو ہمیں اس بات کا یقین ہو جائیگا کہ یہ بات جھوٹی ہے اور جس نے اس کو یہ بتلایا وہ شیطان ہے نہ کہ رسول اکرم کی ذات بابرکت، اور اس بات کی بہت ساری وجوہات ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ کو آپ کی وفات کے بعد جاگنے کی حالت میں دیکھنا ناممکن ہے اور اگر کسی جاہل صوفی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ نبی ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا ہے یا آپ ﷺ کی ذات بابرکت میلاد یا کسی اور موقع پر رونما ہوتی ہے تو اس کی یہ بہت بڑی غلطی ہے بلکہ اس کے عقل پر پردہ پڑ گیا ہے، اور ایسا کرنے والا ایک بہت بڑی غلطی کا شکار ہے، اور اس نے قرآن کریم، سنت رسول اور اجماع امت کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ مردے صرف قیامت کے دن ہی اپنی قبروں سے نکل آئیں گے، چنانچہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿ثم انکم بعد ذلک لمیتون﴾ پھر تم اس کے بعد مر جانے والے ہو۔

﴿ثم انکم یوم القیامة تبعثون﴾ اور پھر تم روز قیامت میں زندہ اٹھائے جاؤ گے

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ مردے دنیا میں نہیں بلکہ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے، اور جس نے اس حقیقت کے خلاف کچھ کہا تو وہ سراسر جھوٹا ہے یا خطاء کار ہے، اور اس کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے، اور وہ اس حقیقت سے غافل ہے جس کو سلف صالح (بزرگان دین) جانتے تھے، اور اس کی اتباع صحابہ ؓ کیا کرتے تھے۔

دوسری وجہ: (یہ بات خوب معلوم ہونی چاہئے کہ) حضور اکرم ﷺ خلاف حق کبھی (کسی وقت) کچھ نہیں فرمایا کرتے، اور شیخ احمد کی یہ وصیت بہت ساری وجوہات کی بناء پر شریعت اسلامیہ کے عین خلاف ہے، اور اس کے یہ وجوہات ہیں۔

☆ حضرت محمد ﷺ بحالت نیند دیکھے جا سکتے ہیں اور جس خوش نصیب نے رسول کا پر نور و برگزیدہ چہرہ خواب کی حالت میں دیکھا تو گویا کہ اس نے آپ ﷺ کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی شکل اختیار کرنے سے عاجز اور قاصر ہے جس کا ذکر حدیث شریف میں بھی ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس کے بعد اس مسئلے کا پورا دار و مدار اس دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، امانت و دیانت وحق گوئی پر منحصر ہے کہ کیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو آپ ہی کی شکل میں دیکھا ہے، یا کسی اور شکل میں اسنے آپ کو دیکھا ہے۔ اور اگر نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں کوئی (بات کہی ہو) حدیث فرمائی ہو اور اس کو ہم تک پہنچانے والے راوی حضرات (NARRATORS) ثقاۃ (عدل،[1] وضابط) یعنی قابل اعتماد نہ ہوں تو اس طرح کی حدیث قابل قبول یا قابل اعتماد نہیں ہوگی، یا پھر حدیث ہم تک ایسی سند سے موصول ہو جس کے راوی ثقہ اور ضابط تو ہیں مگر انہوں نے ایسی حدیث کی مخالفت کی جس کے راویوں کا حافظہ ان سے زیادہ مضبوط تھا یا پھر ثقہ کے اوصاف میں وہ ان سے برتر ہیں، یا ان دونوں روایتوں کی آپس میں تطبیق ناممکن ہو، یا ان دونوں روایتوں میں سے ایک منسوخ اور دوسری ناسخ ہو، اور اسکا علم ہو جائے، مذکورہ صورتوں میں کوئی صورت نہ نکلے تو اس وقت اس روایت کو بالائے طاق رکھ دیا جائیگا جس کے راوی (NARRATORS) حفظ وعدالت میں پرلے درجہ کے ہوں تو ان کی روایت سے کوئی دلیل اخذ نہیں کی جائے گی اور وہ روایت شاذ (بیکس، تن تنہا کہلائی جائے گی)۔

....

(۱) راوی حدیث کیلئے محدثین نے ثقہ ہونے کی شرط لگائی ہے یہ شرط پائی جائیگی تو اس کی روایت قابل اعتماد و احتجاج ہوگی، اور راوی ثقہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ مسلمان ہو عقل مند ہو سن تمیز۔ پہچان و پرکھ ۔کو پہنچا ہو، فسق وفجور کے اسباب اور مروت انسانی کو ختم کرنے والی چیزوں سے محفوظ ہو تو وہ عدل کہلاتا ہے، اور ضابط اس وقت ہوگا جب اس نے جو کچھ اپنے استاذ یا شیخ سے سنی ہوئی ہر حدیث کو بغیر رد و بدل کے من وعن لوگوں تک پہنچائے چاہے وہ اس کو بوقت سماع سطور یا صدور میں محفوظ کرلے یعنی اس کو کاغذ پر قلمبند کرلے یا دل کی کتاب میں پتھر پر نقش کی تحریر کرلے.....ترجمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حدیث کے معاملے میں جب اتنی ساری پابندیاں ہیں تو پھر ایسی وصیت کا کیا ہوگا جس کا راوی (رسول اکرم ﷺ سے) بیان کرنے والا ہی نامعلوم شخص ہو، اور پھر اس راوی کی دیانت داری، امانت وصداقت، عدالت وضبط کا بھی کوئی علم نہ ہو، تو بدرجۂ اُولیٰ ایسی وصیت کو پھینک دیا جائے گا، اور اس وصیت کے ساتھ جس میں شریعت کی مخالفت ہو اور اگر وصیت میں کوئی ایسی بات ہو جو اس کے باطل ہونے پر دلالت کرے، اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی وصیت کی ہو، اور ساتھ ساتھ اس میں کچھ ایسے احکام دین ہوں جن کا اللہ رب العزت نے سرے سے حکم ہی نہ دیا ہو، تو پھر ایسی وصیت پر مندرجہ ذیل فرمان نبوی صادق آتا ہے:

"من قال عليّ مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار"(۱)

جس کسی نے میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہی جس کو میں نے نہ کہی ہو تو ایسا آدمی دوزخ کی آگ کو اپنا ٹھکانہ بنالے۔

(یاد رہے کہ) اس وصیت کے گھڑنے والے نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کیا جو آپ سے صادر نہیں ہوئیں، اور اب ملاحظہ فرمایئے کہ اس (پاکھنڈی) نے کتنا صریح اور سفید جھوٹ کا الزام حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکت پر لگایا ہے۔!۔!

....

(۱) مختلف اسانید وروایات سے یہ حدیث ثابت ہی نہیں بلکہ متواتر ہے، اس حدیث کا ایک دوسرا لفظ ہے "من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار" جس کسی نے جان بوجھ کر میری جانب سے کوئی جھوٹی بات یا جھوٹا پیغام دوسروں تک پہونچایا تو ایسا شخص یقیناً دوزخ کی آگ کو اپنا ٹھکانہ بنالے۔۔۔ترجمان۔

اس حدیث کو امام بخاری ومسلم کے علاوہ امام احمد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے بھی ایسی اسنادوں سے بیان کیا ہے جو سب صحیح ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اس کرتوت سے وہ رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ وعید سے کتنا قریب بلکہ کتنا مستحق ہوگیا ہے اور اگر اس نے توبہ کرنے میں جلدی نہ کی ، اور لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ اس نے اپنی جھوٹی بات سے حضور اکرم ﷺ کا دامن سفید داغدار کردیا ہے (تو اللہ ہی اسکا مالک ہے)۔

یادرہے کہ جس کسی نے لوگوں میں باطل اور بے بنیاد باتوں کو پھیلایا اور ان کو دینی رنگ دیا تو اس کی توبہ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اپنے اس توبے کی خبر (اظہار) ڈنکے کی چوٹ پر برملا اور علی الاعلان نہ کرے، حتی کہ عوام کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے کالے کرتوت جھوٹ کا اعتراف کرلیا ہے اور اپنے کو جھوٹا ثابت کردیا ہے ، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى............ وأنا التواب الرحيم﴾[1] جولوگ ہماری نازل کردہ ہدایت اور بینات (واضح دلائل کھلی نشانیاں) لوگوں سے چھپاتے ہیں، جب کہ ہم نے قرآن میں لوگوں کے لئے یہ ساری چیزیں بتلادی ہیں تو ان پر اللہ اور دوسرے لوگ لعنت بھیجتے ہیں، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کیا، اپنی اصلاح کی اور لوگوں کو اس نے روشناس (آگاہ) کردیا، تو اللہ انکی توبہ قبول کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خوب توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم والا ہوں۔

ان پیغامات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کردیا کہ جس نے بھی حق کو در پردہ رکھا ،اسکی توبہ قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ اپنی اصلاح نہ کرلے اور حق کا پردہ چاک نہ کرے اور لوگوں کو اس سے آگاہ نہ کرے ۔

....

(۱) سورہ بقرہ آیت: ۱۵۹۔۱۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عز وجل نے اپنے بندوں کے لئے دین مکمل کر دیا اور ان پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور محمد ﷺ کو انکی طرف بحثیت رسول ارسال فرمایا اور شریعت کا حکم وحی کے ذریعہ آپ ﷺ تک پہنچایا، اور آپ کو اس دنیا سے خدا نے اپنے پاس اس وقت تک نہ بلایا جب تک کہ شریعت مکمل نہ ہوئی اور آپ نے اس کو لوگوں تک نہ پہنچا دیا چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے ملاحظہ فرمایئے: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي﴾ (۱)

آج میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا۔

چودھویں صدی ہجری میں اس وصیت کا جھوٹا دعویدار آتا ہے، اور چاہتا ہے کہ لوگوں کے دینی امور میں مغالطہ پیدا کرے اور انہیں دھوکے اور اندھیرے میں رکھے، نیز وہ چاہتا ہے کہ ان کیلئے ایک نیا دین بنائے، اسطرح دخول جنت اور جہنم سے چھٹکارے کا دار و مدار اس کی شریعت پر عمل پیرا ہونے پر ہے، اس سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ اس نے اس من گھڑت وصیت کو قرآن کریم جیسی اعلی کتاب پر فوقیت دینے کی جدو جہد کی، کیونکہ اس نے یہ دعوی کیا کہ جس کسی نے اس وصیت کو لکھا ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا تو اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے گا، اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ بروز قیامت نبی اکرم ﷺ کی شفاعت عظمیٰ سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

اس کی یہی بات اس کے وصیت کے باطل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک گھناؤنے جھوٹ ہونے کی دلیل عیاں ہے اور پھر اس کی قلت حیاء (بے شرم) ہونے اور جھوٹ پر

---

(۱) سورہ مائدہ آیت: ۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیباکی اور جرأت عظیم کی بھی دلیل ہے۔

اس لئے کہ جس نے قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کو لکھا اور اس کو گاؤں گاؤں شہر شہر عام کیا تب بھی اس کو اتنی فضیلت حاصل نہیں ہوئی جب تک کہ وہ قرآن کریم کے احکام پر عمل پیرا نہ ہو۔

بات اگر ایسی ہے تو (اب ذرا سوچئے کہ) اس بہتان کے موجد اور پھر اس کو شہر در شہر پھیلانے والے کو یہ درجہ کیسے نصیب ہوگا، اور ہاں جس نے حضرت محمد ﷺ کو نبی مانا اور آپ کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ کی اتباع کی تو وہ آپ ﷺ کی شفاعت (سفارش) سے محروم نہیں ہوگا، اگر چہ اس نے قرآن شریف کو دنیا میں عام نہ کیا ہو۔

شفاعت سے متعلق یہ ایک بات خود اس وصیت کے باطل ہونے کے ثبوت میں کافی ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ اس جھوٹ کو پھیلانے والے کے گھناؤنے پن، اور کند ذہنی پر بھی یہ دلیل ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت، وہدایت سے وہ کتنا نابلد ہے، علاوہ ازیں اس وصیت کا ہر لفظ اس کے باطل ہونے پر دال ہے، اور اگر چہ اس کے گھڑنے والے نے اس کے سچے ہونے کی ہزاروں قسمیں کیوں نہ کھائی ہوں، اور پھر اپنی صداقت کو منوانے میں سخت سے سخت عذاب کی دعوت اپنے لئے کیوں نہ دے، تب بھی بخدا اس کی وصیت کذب عظیم اور باطل قبیح ہی رہے گی اور اس بات پر ہم اللہ کو اس حقیقت سے آگاہ اور فرشتوں کو گواہ ٹھہراتے ہیں اور اس طرح اس سے باخبر ہونے والے تمام مسلمانوں کو بھی ہم اس بات پر گواہ گردانتے ہیں کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت وصیت رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت پر ایک سراسر بہتان ہے، اللہ تعالیٰ اس جھوٹے پاکھنڈی کو رسوا کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسکو اس کے کالے کرتوتوں کا اس دنیا ہی میں بدترین عذاب دے۔

قارئین کرام! مذکورہ علامات کے علاوہ اس وصیت کے جھوٹے ہونے پر اور بھی کچھ دلیلیں یہاں قلم بند کی جا رہی ہیں:

ا۔ اس نے اپنی وصیت میں کہا ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی تارک دین اسلام ہو کر مرے۔

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے وحی کا سلسلہ منقطع (بند) ہو گیا، آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں علم غیب سے واقف نہیں تھے چہ جائیکہ آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ اس کا دعویٰ کریں چنانچہ آپ کی زبانی اللہ رب العزت کا یہ ارشاد گرامی ہے:[1] ﴿قل لا أقول لكم عندي خزائن الله ولا أعلم الغيب ....﴾[2] اے محمد! آپ فرما دیجئے کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

﴿قل لا یعلم من فی السماوات والأرض الغیب الا اللہ﴾ اے محمد ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمینوں میں بسنے والے غیبی امور سے واقف نہیں ہیں۔

ایک صحیح حدیث میں ہے، نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: ”قیامت کے دن میرے

---

(۱) اسکی تعبیر اللہ نے قرآن شریف میں اس طرح کی ہے ﴿ولو كنت أعلم الغيب لا ستكثرت من الخير﴾ اگر میں علم غیب سے واقف ہوتا تو خیر کثیر سے اپنا دامن بھر لیتا۔ (سورہ اعراف آیت: ۱۸۸)۔

(۲) سورہ انعام آیت: ۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوض (کوثر) سے کچھ لوگ دور کئے جائیں گے، تو میں اپنے رب سے عرض کروں گا کہ اے میرے پروردگار! یہ میری جماعت سے ہیں تو مجھے جواب ملے گا کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کچھ من مانی کی ہے تم نہیں جانتے ہو، تو پھر میں وہی کچھ کہوں گا جو ایک نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا: ﴿ وكنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شئ شهيداً ﴾(۱) اے پروردگار عالم! جب تک میں ان کے ساتھ تھا تو میں ان کا نگہبان تھا، اور جب تو نے مجھے اوپر اٹھالیا تو تو ہی ان کا نگران ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ اس وصیت کے جھوٹے اور بے بنیاد ہونے کی دوسری دلیل خود اس کا یہ قول ہے:۔

''کسی نے اس کو لکھا دریں حالیکہ وہ فقیر ہے تو اللہ اس کو امیر بنائے گا، اور اگر قرض دار ہے تو اللہ اس کا قرض ادا کروائے گا، اور اگر اسکو لکھنے والا گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت اس وصیت کے برکت سے کرے گا''۔

ملاحظہ فرمایئے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے، ان باتوں میں اس پاکھنڈی کے جھوٹے ہونے کی کتنی واضح دلائل ہیں اور اسی طرح اللہ اور اس کے بندوں سے بے شرمی پر بھی دلالت کرتی ہیں کیونکہ مندرجہ بالا تینوں مرادیں محض قرآن کریم کو لکھنے سے حاصل نہیں ہونگی تو اس باطل وصیت نامے کے لکھنے اور عام کرنے سے کیسے حاصل ہوگی، یہ خبیث چاہتا ہے کہ لوگوں

....

(۱) سورہ مائدہ آیت: ۱۱۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کودھوکا دے، اس وصیت کے نام پر ان کو سبز باغ دکھائے تاکہ وہ اس کے جھوٹے صلوں کے خواب دیکھتے رہیں، اور اسی اعتماد پر، عمل میں جدوجہد اور اسباب اختیار کرنے کو ترک کردیں جن کو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جائز قرار دیا اور یہی اسباب و جستجو انسان کی امیری، ادائیگی قرض، اور گناہوں کی مغفرت کے لئے سیڑھیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسوائی کے جملہ اسباب شیطان ملعون اور خواہشات نفسانی کی اطاعت و پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

۳۔ اس وصیت کے جھوٹے ہونے کی تیسری دلیل خود اس کی یہ بات ہے:

''بندگان خدا میں سے کسی نے اسکو لکھ کر نہ پھیلایا تو اسکا چہرہ دنیا و آخرت (دونوں جہان) میں کالا ہو جائیگا''۔

واہ! یہ بات کتنی بڑی جھوٹ اور اس وصیت کے باطل ہونے پر یہ کتنی کھلی اور صاف دلیل ہے، اور اسی طرح اس الزام تراش کی بہتان بازی اور جھوٹ پر بھی صاف دلیل ہے، کیا کسی کی عقل اس بات کو تسلیم کرے گی کہ چودہویں صدی ہجری میں ایک نامعلوم اور مجہول شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس وصیت کے نہ لکھنے والے کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت پر کتنا بڑا الزام ہے کہ اس کا ناشر لکھنے والا فقیر سے امیر بن جائے گا اور قرضوں کے بوجھ سے اسکا کاندھا ہلکا ہو جائیگا، اور اسکی ساری گناہیں دھل جائیں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! یہ کتنا بڑا بہتان ہے، جب کہ تمام دلائل اور حقائق ان افکار خبیثہ کو جھٹلاتی ہیں اور یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ شخص اللہ کے نجی معاملوں میں دخل دینے اور اس پر جھوٹ بولنے پر کتنی جرأت رکھتا ہے اور وہ کتنا بڑا بے شرم ہے!

حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ بھلے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وصیت کو لکھا بھی نہیں اور انکے چہرے کالے ہونے سے بھی محفوظ ہیں، اور کتنے بدنصیب ایسے ہیں جن کی تعداد صرف خدا ہی جانتا ہے کہ اس وصیت کو لکھا اور پھیلایا مگر وہ فقیر کے فقیر ہی ہیں، انکے قرض بھی جوں کے توں ہیں ادا نہیں ہوئے۔

اب میں بارگاہ ایزدی میں سوال کا ہاتھ پھیلاتا ہوں کہ وہ ہم سب کو دلوں کی کجی (ٹیڑھا پن) اور گناہوں کے میل سے صاف رکھے اور ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)۔

اس جھوٹے نے جو انعامات (صلے) اور امتیازات تجویز کئے ہیں قرآن کریم جیسی افضل، اعظم اور مقدس کتاب کے لکھنے سے حاصل نہیں ہوتی ہیں تو اس جھوٹے اور باطل سے بھرپور اور ہمہ اقسام کے کذبیہ حرکات پر مشتمل وصیت کے لکھنے پر کیسے حاصل ہوئی!۔

سبحان اللہ! معلوم نہیں اتنی بڑی جرأت اور ایسی باطل، بے بنیاد اور جھوٹ بولنے پر کس چیز نے اسے آمادہ کیا ؟ !

۴۔ اس وصیت کے کھوٹے اور جھوٹے ہونے کی چوتھی دلیل خود اس الزام تراش کی یہ بات ہے کہ "جو اس کو سچ مانے گا وہ دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہوگا، اور جس نے اس کی تردید کی اور جھٹلایا گویا کہ اس نے کفر کا ارتکاب کیا"۔

یہ گھناؤنا و باطل ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی دال ہے کہ کتنا بڑا دلیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جری ہے کہ تمام لوگوں کو یہ الزام تراش اپنے الزاموں کی تصدیق کی دعوت دے رہا ہے، اور پھر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ وہ لوگ اسکی تصدیق سے دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے اور اس کے جھٹلانے والے کفر کا ارتکاب کر بیٹھیں گے (معاذ اللہ)۔

قسم بخدا ! اس جھوٹے اور مکار نے خدا کی ذات اقدس پر بہت بڑا بہتان باندھا اور قسم ہے رب العزت کی کہ یہ وصیت حق سے بہت دور ہے (ہونا تو یہ تھا) کہ اس کی تصدیق کرنے والا کفر کا حقدار ہو، اور نہ کہ اس کو جھٹلانے والا، کیونکہ اسکی وصیت سراسر بہتان اور بے بنیاد ہے، اور ایسی جھوٹ ہے کہ جس کا حقیقت سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے، اور ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ قرار دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اور اس کو گھڑنے والا بہت بڑا مکار دغاباز ہے، وہ لوگوں کے لئے ایسے فرمان جاری کرنا چاہتا ہے جن کا اللہ نے حکم ہی نہ دیا ہو، اور دین میں ایسی باتیں ملانا چاہتا ہے جو دین میں نہیں ہیں۔ اس بہتان کی ایجاد سے چودہ ۱۴ صدی قبل ہی اللہ نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر دیا ہے۔

قارئین کرام ! اے میرے بھائیو ! آگاہ ہو جائیے، اور ہوش کے ناخن لیجئے اور اسطرح کی جعل سازیوں کی تصدیق سے باز آجایئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں آپ کے دلوں میں گھر کر جائیں، جبکہ حق روز روشن کی طرح واضح ہے، اسکی جستجو کرنے والوں سے وہ مخفی نہیں ہے، حق کو اگر تسلیم کرتے ہو اس کی دلیل اور ثبوت بھی مانگا کرو، اور جب کبھی کوئی مشکل پیش آجائے اور بات سمجھ میں نہ آئے تو اہل علم یعنی علمائے کرام سے پوچھ لیا کرو[1] اور جھوٹوں کی

---

(۱) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برتر و پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون﴾ اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے دریافت کرلیا کرو۔ ترجمہ کنندہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی قسموں سے دھوکا مت کھاؤ۔

تمہارے ماں باپ (آدم وحواء) سے بھی ابلیس ملعون نے قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ان کے بہی خواہوں میں سے ہے، حالانکہ وہ بہت بڑا خائن اور سب سے زیادہ جعل ساز اور جھوٹا تھا، چنانچہ اس کے بارے میں سورہ اعراف میں ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے: ﴿ وقاسمهما انی لكما لمن الناصحين ﴾ اور ابلیس نے ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

اس شیطان ملعون اور اس کے دغا باز پیروں سے آپ احتیاط اور اپنا بچاؤ کیا کیجئے، یہ تمام (سادہ لوح اور ناواقف) لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر جھوٹی قسموں، اور دھوکا دینے والے عہد و پیمان، اور میٹھی میٹھی باتوں کا سہارا لیتے ہیں۔!

اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور سارے مسلمانوں کو شیطانوں کے شر، اور گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ، اور دشمنان خدا کی باطل جعل سازیوں سے محفوظ رکھے، یہ تو چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کا چراغ بجھا دیں، اور لوگوں کو ان کے دینی امور میں دھوکہ دیں، خدا کا چراغ ان شاء اللہ نہیں بجھے گا، اللہ تعالیٰ نور اسلام کو برقرار رکھے گا، اور اپنے دین کو بلند کرے گا، (اس کا بول بالا ہوگا) اگرچہ اس امر کو دشمنان الٰہی اور شیاطین اور انکے بے دین اور کافر متبعین ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

اور ہاں اس دغا باز نے برائیوں کے ظاہر اور عام ہونے کے بارے میں جو بھی کہا ہے وہ سب سچ ہے، قرآن کریم، اور حدیث رسول ﷺ نے ان برائیوں اور گناہوں سے سختی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع فرمایا ہے، ان کے پیغامات میں ہمارے لئے رشد و ہدایت ہے (اس لئے ہم ان سے دور نہیں ہونگے)۔

اب ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو اصلاح (سدھار) فرمائے اور اتباع حق، اور دین پر جم کر عمل کرنے کی انہیں نیک توفیق عطا فرمائے، نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے، اور وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا، اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اور ہاں اس جھوٹے نے قیامت سے پہلے رونما ہونے والی نشانیوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، ان تمام نشانیوں اور علامات کا مفصل ذکر احادیث نبویہ میں ہے، اور انکا مختصر ذکر قرآن کریم نے بھی کیا ہے، جو مرد مومن ان کے بارے میں جانکاری حاصل کرنا چاہے تو حدیثوں کی کتابوں میں ان کے مقررہ بابوں کی طرف رجوع کرے (اس میں انکی تشفی ہوگی انشاءاللہ) اور ان کے علاوہ اہل ایمان وعلمائے دین کی کتابوں میں بھی ان کا ذکر ہے۔

انکے بعد لوگوں کو اس الزام تراش دغا باز کی باتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔

حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه العلي العظيم ،

والحمد للّٰه رب العالمين

وصلى اللّٰه وسلم على عبده ورسوله الصادق الأمين

وعلى آله وأصحابه وأتباعه باحسان إلى يوم الدين

ختم شد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات مرکز

۱۔ آبرو کی حفاظت: ترجمہ: "حراسة الفضيلة"

للعلامة الدكتور / بكر بن عبدالله ابو زيد سلمه الله

۲۔ آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟: "تسمية المولود"

۳۔ نماز جنازہ کے مختصر احکام: د. صالح الفوزان

۴۔ حج، عمرہ و زیارت بزبان تلگو ترجمہ: "التحقيق والايضاح"

لسماحة الشيخ عبدالعزيز ابن باز رحمه الله

۵۔ روئے زمین پر... شرک اور اسکے اقسام:

لشيخ الاسلام الامام ابن قيم الجوزيه رحمه الله

۶۔ بدعات سے گریز کیجئے ترجمہ: "التحذير من البدع"

لسماحة الشيخ عبدالعزيز ابن باز رحمه الله

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمه معانى :

التحذير من البدع

لسماحة العلامة مفتى عام الديار السعودية :

عبدالعزيز بن عبدالله بن باز رحمه الله

قام بالترجمة : محمد العمرى أبو عبدالله

قام بالقراءة : محمد سهيل المكي حفظه الله

قام بنشره:

جمعية مركز الإمام ابن حجر

للعلم والثقافة وخدمة السنة المطهرة (حيدرآباد، الهند)

THE SOCIETY FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES FOR IMAM IBN-E-HAJR

(Regd. No.1632 of 2003)

Post Box : 57, AT & Po: Banjara Hills,

Hyderabad - 500 034. India.